کوفی شیعوں کی طرح سے امام حسینؓ کو خطوط بھیجنے کا سلسلہ

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں پس یہ دونوں بڑی تیزی سے رستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر ایک خط سلیمان بن صرد مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثنا اور معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسول مہم اس وقت امام و پیشوا نہیں رکھتے لہٰذا ہماری طرف آئیے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیے تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کوفہ قصر الامارہ میں نہایت ذلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور وہ خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی امارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دوران کے بعد صنادید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

کوفی شیعوں کی امام حسینؓ کو بلانے کی پلیننگ

تو کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان میں جمع ہوئے اور حمد ثناء الٰہی ادا کرنے کے بعد معاویہ کے مرنے اور یزید کی بیعت کے متعلق انہوں نے گفتگو کی سلیمان نے کہا اے جماعت شیعہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے معاویہ ستم گر مر چکا ہے اور یزید شراب خور اس کی جگہ بیٹھ گیا ہے اور امام حسینؓ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ معظمہ کی طرف چلے گے ہیں اور تم ان کے اور پدر بزرگوار کے شیعہ ہو اب اگر تم جانتے ہو کہ ان کی مدد اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرو گے تو ان کو خط لکھو بلاؤ اور اگر کمزوری اور بزدلی تم پر غالب ہے اور ان کی مدد میں سستی کرنی ہے اور جو خیر خواہی اور اتباع کرنے کی شرط ہے اسے عمل میں نہیں لانا تو انہیں دھوکہ نہ دو اور نہ انہیں ہلاک و مصیبت میں ڈالو وہ کہنے لگے اگر حضرت ہماری طرف تشریف لائیں تو ہم سب عقیدت کے ہاتھوں ان کی بیعت کریں گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 358 تا 359

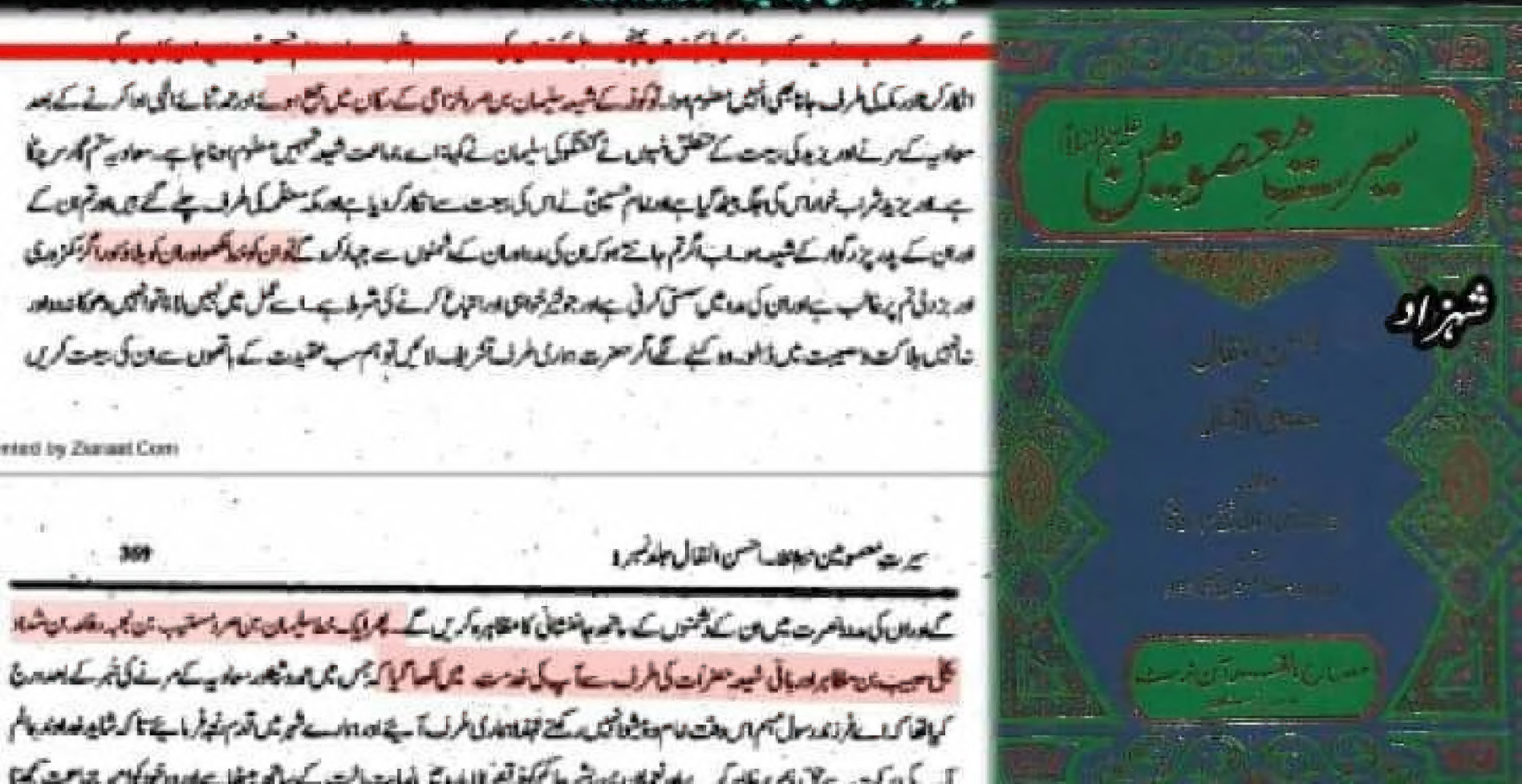

nted by Ziaraat.Com

گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر ایک خط سلیمان بن صرد مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثنا اور معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسول مہم اس وقت امام و پیشوا نہیں رکھتے لہٰذا ہماری طرف آیئے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمایئے تاکہ شاید خداوند عالم

امام حسینؓ کو کوفی شیعوں کا لکھا گیا پہلا خط

پھر ایک خط سلیمان بن صرد مستیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثناء معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسولؐ ہم اس وقت امام پیشوا نہیں رکھتے لحاظ ہماری طرف آئیں اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کو کوفہ قصر الامارہ میں نہایت زلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی عمارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے والسلام

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 359

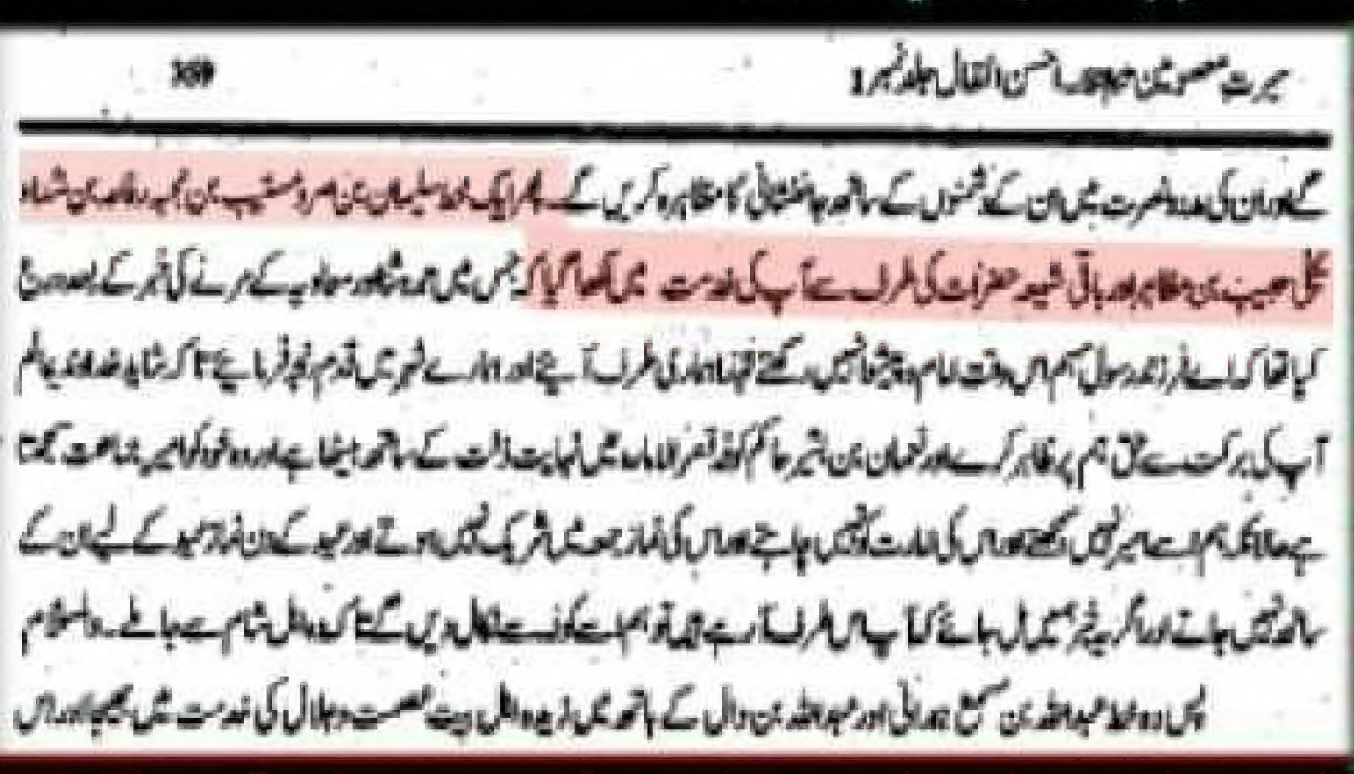

کوفی شیعوں کا امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبعیی اور سعید بن عبداللہ خفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا

یہ خط ہے حسین بن علیؓ کی خلاف میں ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد! بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچائے کیونکہ اس ولایت ملکیت کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگ تک پہنچایئے والسلام

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 359

ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ والسلام

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنائیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دوران کے بعد صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے..... والسلام

پھر شیث بن ربیع، حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد

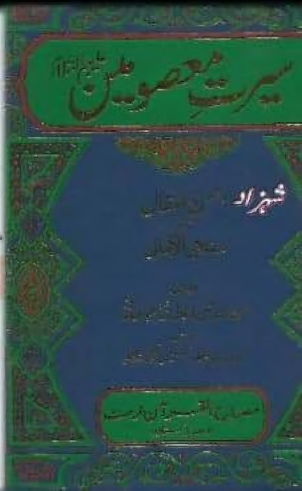

امام حسینؓ کے پاس کوفی شیعوں کے خطوط کی تعداد بارہ ہزار تک جا پہنچی

اور پے در پے یہ **خطوط** حضرت تک پہنچتے رہئے یہاں تک کہ
ایک دن تو **چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے** آپ کے ہاں پہنچے
اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں
تک کے آپ کے پاس **بارہ ہزار خطوط** جمع ہوگے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں ... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے ... والسلام

پھر شیث بن ربیع، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد صحراء سرسبز ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اور پے در پے یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے ہاں پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

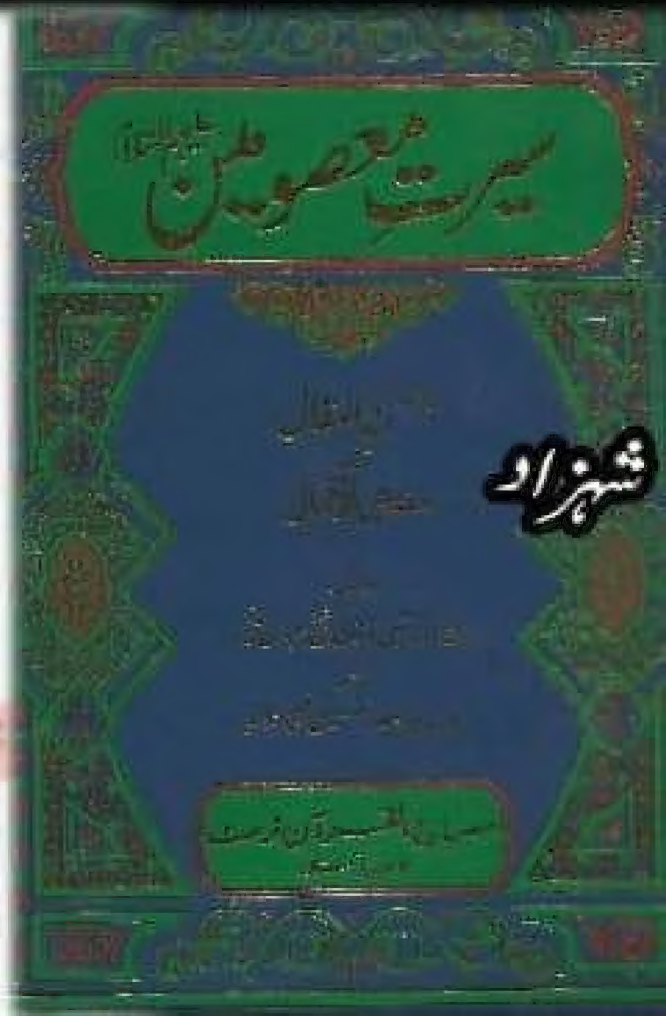

کوفی شیعوں کا منافقت سے بھرپور امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

پھر شیث بن ربیع حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا

لما بعد صحراہ سر سبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں واسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

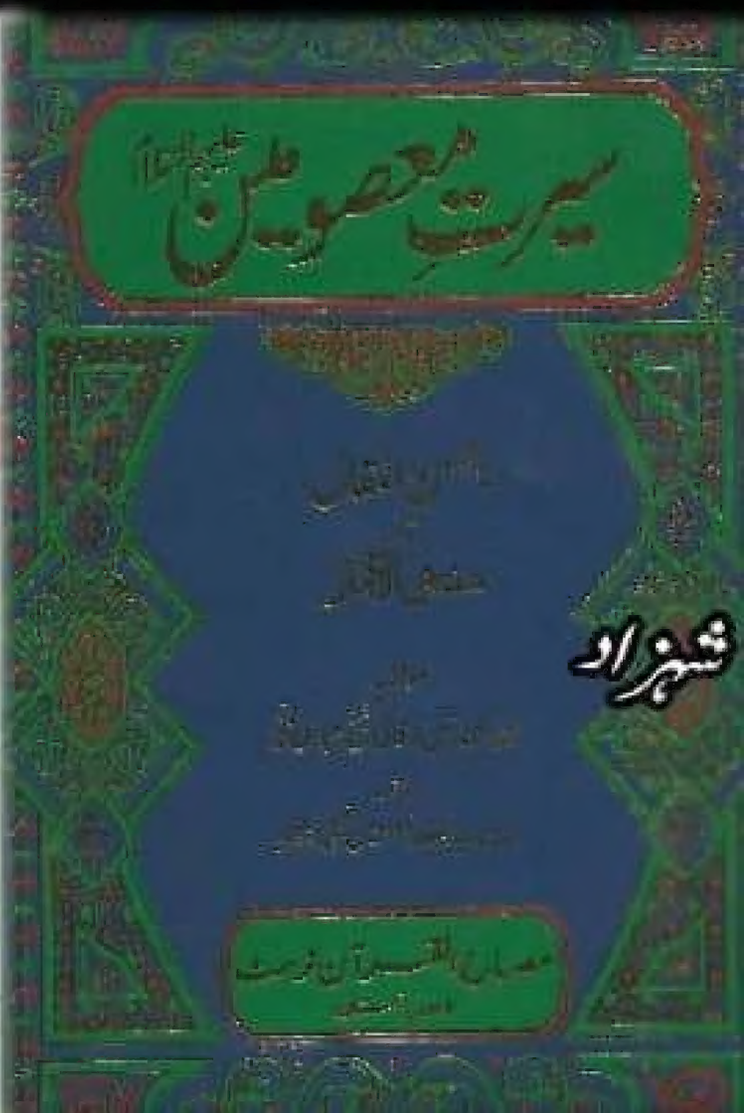

بعد رسول یہ کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے لما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم سرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے..... والسلام

پھر شیث بن ربیع حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: لما بعد صحراہ سر سبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اور پھر یہ قاصد خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خطوط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے ہاں پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

سیدنا امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ کے قاتل کوفی شیعہ تھے

WALEED

www.facebook.com/Mohammadwaleedibraheem.

میدان کربلا میں امام حسین ؓ کا خط لکھنے والے غدار کوفیوں کو ان کے نام سے مخاطب کرنا

مشہور رافضی محدث مجلسی ایک روایت نقل کرتا ہے کہ میدانِ کربلا میں امام حسین نے اپنے مخالف لشکر میں موجود کوفیوں کو جنہوں نے خط لکھ کر آپ کو بلایا تھا امام حسین نے انکو مخاطب کیا اور فرمایا اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھے تھے کہ میوہ جات تیار ہو چکے ہیں صحرا سرسبز و شاداب ہو چکے ہیں آپ جلد تشریف لے آئیں ہم آپ کی مدد و نصرت کریں گے

حضرت کے آنے کا سبب قریب آیا حضرت نے فرمایا اے عمر تو مجھے باپ حکومت دے رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں زیادہ حاصل نہ کروں گا قسم بخدا میں ہرگز تجھے میسر نہ ہوگا اور بعد میں سے زندگی تجھ پر گوارا نہ ہوگی اسلئے کہ جو خبر نے تجھ سے بیان کیا ہے اس کی خبر زنگوں نے مجھے دی ہے جو تیرا دل چاہے وہ کر اور میرے بعد جتنی میں خوشی تجھے نہ ہوگی گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد تیرا سر نیزہ پر کوفہ میں نصب کیا جائے گا اور لڑکے اس پر پتھر مار کر نشانہ بنا رہے ہیں یہ سنکر عمر بہت پریشان ہو کے اپنے اصحاب قساوت آپ کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کیا تمہارا ارادہ ہے اور کیا تم اکیلے جاؤ گے

رکھی ہے اور انکے اصحاب کی تعداد سے زیادہ نہیں ہے روایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی۔ کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر بائے دوستان دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہیں رکھتے حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

رکھی ہے اور انکے اصحاب کی تعداد سے زیادہ نہیں ہے روایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی۔ کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر بائے دوستان دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہیں رکھتے حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

کہا فی دیئے گئے ہیں۔ اور اگر جانا کہ امام حسینؑ کی طرف گئے تو میں بھی ہمراہ چلا جاتا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کی طرف گئے تو میں بھی ہمراہ چلا جاتا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کی طرف چلے جا رہے ہیں یہ دیکھ کر میں بیحد اور میں غمزدہ ہو گیا اور دیکھا۔ اس کا جسم کانپ رہا ہے میں نے کہا میں تم کو شجاع ترین کوفہ جانتا تھا یہ کیا حال ہو گیا ہے حر نے جواب دیا وہ بات نہیں جو تو سمجھا ہے لیکن درمیان بہشت و دوزخ مخیر دیا گیا ہوں اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیں ہرگز دوزخ قبول نہ کروں گا یہ کہہ کے گھوڑا دوڑایا اور خدمت امام حسینؑ حاضر ہو کے ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا خداوندا میں توبہ کرتا ہوں میری توبہ کبول کر تحقیق کہ میرے دوستوں کے دلوں کو میں نے ڈرایا اور تیرے پیغمبر کے فرزندوں کو میں نے خائف کیا پھر حضرت سے کہا یا ابن رسول اللہ

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

موسیٰ سید

یہ کوفہ کے شیعہ اتنے یتیم نکلے بیس ہزار نے بیعت کی اور پھر بھاگ کھڑے ہوے

سید محسن الامین کہتے ہیں اہل عراق کے ۲۰,۰۰۰ لوگوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر وہ اچانک دشمن و دھوکے باز بن گیے جبکہ انہوں نے وفاداری کا حلف دیا تھا

حوالہ کتاب اعیان الشیعہ مصنف السید محسن الامین الجز اول

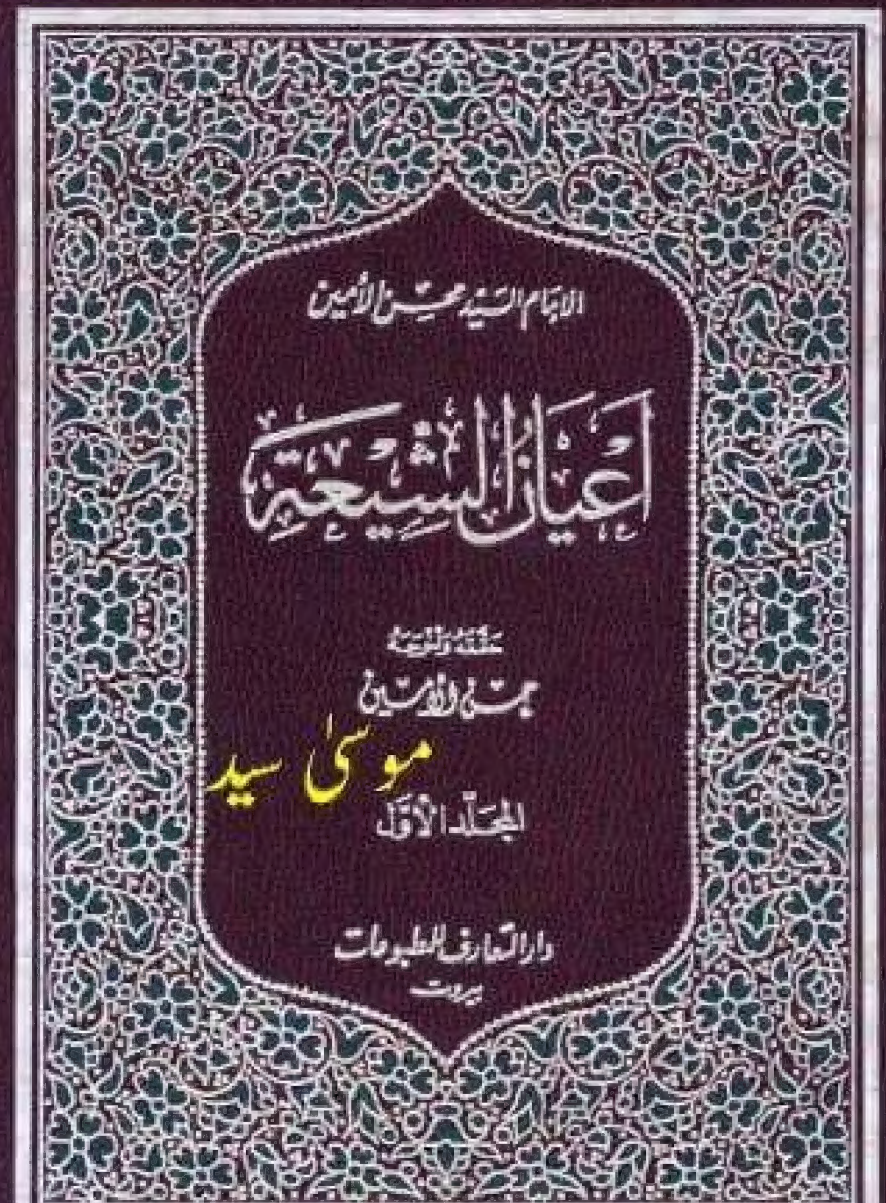

٢٦ القسط من الثورة والاضراب ، سبب انتشار التشيع في إيران ... ما يروى على أهل البيت وشيعتهم من ظلم

وكان بعد الإمام الناصر من بني العباس المعاصر للخليفة الأفضل علي بن صلاح الدين يوسف الأيوبي المعاصر للناصر تقريباً . والوزراء وزراء الدولة العباسية وثانيا ثانيا فتحا ولا خروج الإمام علي بن موسى الرضا عليه السلام إلى خراسان في زمن المأمون تشيع الكثير من أهلها مضافاً إلى من كان فيها من الشيعة . وبعد حدوث الخلف في الدولة العباسية وخروج أكثر الأمصار عن يدهم واستبداد الأمراء بها حتى لم يبق غير اسمها ظهرت في العراق وفارس دولة البويهيين وفي الموصل وحلب والمواصم ودمشق دولة الحمدانيين وفي أفريقيا والمغرب ومصر والشام واضطراب دولة الفاطميين حتى أصبح جل بلاد الإسلام بيد الملوك والأمراء الشيعة وكثرت الشيعة في هذه البلاد لكثرة من تبعهما كان أكثرها شيعة لمصر والمغرب وبعض سواحل سوريا وبعدها وكان من حلب العراق وبعضها لحلب وطرابلس الشام وجبل عامل كان كل أهلها شيعة إلا ما ندر ودخل التشيع إلى بلاد الأفغاني وكان في إيران في ذلك العصر خلافاً إلى ما كان فيها من الشيعة ولم يزل في زيادة وفي عهد الدولة الصفوية أصبح جل أهلها شيعة ودخل التشيع في جميع بلاد خراسان وما وراء النهر وأفغانستان قبل عصر الصفوية وكان في هذه البلاد في عصرهم كبلخ وبخارى وسمرقند وبدخشان وهراة وكابل وقندهار وغيرها واستمر إلى بلاد الهند والسند والبنغال وظهرت في بلاد الهند دولة الإقتدارية والطباطبائية والمختلف شاهية وغيرها من الدول الشيعية وما زال التشيع يفشو فيها حتى أصبح فيها اليوم ما يزيد على ثلاثين مليوناً من الشيعة . وأهل البحرين وفي عصر المشيخ وقبلها كان ابن محمد بن الجاحر في عصر الإسلام وكان من الشيعة العرس فهو التشيع وقبلها أيضاً مضر بن أبي سلمة ربيب رسول الله ﷺ وكان من الشيعة وقبلها أيضاً محمد بن العوام بن عبدالمطلب القاسمي وانتشر التشيع في الأعصار الأخيرة في بلاد الأحساء وقرى الحاضر وغيرها . وقد سمعت بعض ما ذكرناه في كتاب عصر العلم الإسلامي حيث قال وأما من هاجر وعدية في أحساء فيقول المسعودي أن أهلها ٣٥ ألف نسمة مسلمون شيعة أمامية دائرة المعارف الإسلامية تقول إن أهلها ٥٠ ألف نسمة (١ هـ) .

وبما ذكرناه من أن انتشار التشيع في خراسان كان بعد خروج الرضا عليه السلام إليها ووزاد استقراره في إيران في عصر الدولة الصفوية يظهر بطلان ما يقوله جملة من المتشرعين المتعصبين على الشيعة من أن الفرس دخلوا في التشيع لما أن الإسلام الذي أتاهم دينهم . وإن الفرس الذين دخلوا في الإسلام أولاً لم يكونوا شيعة حتى يقال في حقهم ذلك بل من دخل في الإسلام بعد هذا والتشيع فجأة حالاً قال من تشيع من سائر الأمم كالعرب والترك والروم وغيرهم لم يكن باختياره على ذلك إلا حب الإسلام وحب مذهب أهل البيت عليهم السلام . والشيعة الصفوية الذين عمروا التشيع في إيران هم سلالة الشراف من نسل الإمام موسى الكاظم من حفيد الصادق عليهما السلام وهم عرب صميميون فلا يمكن أن يتعصبوا للأعاجم والذين يمكن في حقهم ذلك هم قدماء الفرس وهؤلاء عليهم كان على مذهب السنن بل حقهم جاءه السنة هم من الفرس فمن هم الذين دخلوا في التشيع تبعاً للإسلام ما ترى . وقبلهم نشر الأشعريون التشيع في تم

(٢) أول استقلال سياسي أعلن عنه الشيعي في تاريخ الإسلام ، وقد عم القسم الجنوبي من بلاد فارس وبقيت عاصمتها قم ، والخطبة تدعو لأئمة الشيعة . (ع) .

(٣) أن هذا يوم تأليف الكتاب أي سنة ١٣٥٣ من خمس سنة والعدد الذي ذكره المؤلف من ثلاثة ملايين هو الذي ذكرها الأعلام . (ع) .

والقرامطة وهم عرب صميميون هاجروا إليها في عصر الحجاج وقبروا عليها واستوطنوها . وتأتي هذا مزيد التفصيل في الأمر السادس من البحث الرابع(٢) .

وبما ذكر التشيع بمعنى وقتل وظهر وتأتي ويوجد ويحدث في بلاد الإسلام حول الجوانب وغيره بحسب تعاقب الدول العباسية وغيرها وتقدمها وتساهلها حتى أصبح عدد الشيعة اليوم في أبعاد العصر يتعدد الخمسة والسبعين مليوناً(٣) أي بأكثر من خمس المسلمين بثلاثة ملايين من نحو الثين وثلاثين مليوناً في العدد ونحو خمسة عشر مليوناً في إيران ونحو عشرة ملايين في روسيا وتركستان ونحو خمسة ملايين في الصين ونحو مليونين وضعف في العراق ونحو مليون ونصف في بخارى والأفغان ونحو مليون في سوريا ومصر واختجار ونحو سبعة ملايين في الهند وأنبت والقوميات وجاوا ونحو مليون في اليابان وتركيا . ويزادنا بشيعة نقد وسوريا تخصيص الإمامية غير الاسماعيلية الإخلاصية وشيعة النصر ما يعم الزيدية والإمامية الاثني عشرية وشيعة الأتراك غير الكلخانية . وكان بعض أفاضل جبل عامل عدهم في عهد المتنبي بسبعين مليوناً مريداً بهم ما يعم الاثني عشرية والزيدية والإسماعيلية والكلخانية وغيرهم هذا صاحب المتنبي رد في العدد مبالغة ورجح أنهم عشرون مليوناً وغيرهم عبدالله خاجر الدهلوي يرأي عشر مليوناً وبعضهم صاحب المتنبي بخمس مليوناً أي الإمامية . وبعضهم ابراهيم حلمي البدخشي سبعين مليوناً وهو قريب لما قدرناه . أما تعداد المتنبي والبدخشي والمتنبي فبعيد عن الصواب لا سيما الأخيران .

البحث الثالث

في الإشارة إلى بعض ما وقع على أهل البيت وشيعتهم من الظلم والاضطهاد في الدول الإسلامية

قال السيد علي خان في كتاب الدرجات الرفيعة في طبقات الإمامية من الشيعة : روى عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام أنه قال لبعض أصحابه يا فلان ما لقينا من ظلم قريش إياناً ولتظاهرهم علينا وما لقي شيعتنا وشيعتنا من الناس أن رسول الله ﷺ قبض والناس أعداء لنا أول الناس فضالات علينا قريش حتى أخرجت الأمر عن معدنه وابتزت عن الأنصار بحقنا وصارت لما تداولتها قريش واحداً بعد واحد حتى رجعت إلينا فكانت بعيدة وبعيدة الغرب لنا ولي ولي صاحب الأمر في صعود كلاليد حتى قتل قتيل الحسين ابن علي وعبد الله بن عمار بن يزيد صاحب جيش أهل العراق حتى قتل بخنجر في جنبه والتهب عسكره وعرضت خلاخيل نساء أولاد فراعنة معذبة ومحن دمه ودم أهل بيته ودم قتيل حتى قتل ثم وقع خلق من أهل العراق عشرون ألفاً غدراً به وعرجوا عليه وبيعته في أعناقهم عشرة ثم إن أول أهل البيت تسلط وتضخم وتقصى وتهين وتعزب وتقتل وتخاف ولا نأمن على حياتنا وبيعة أولياتنا ويبعد الكذابون يتاجرون لكاذيبهم ويحمدونهم بوضعها يتقربون به إلى أوليائهم وقضاة السوء في كل بلدة فحدثوهم بالأحاديث الموضوعة الكاذبة ويروونها عنا ما لم نقله وما لم نفعله ليطعنوا الناس وكان عظم ذلك وكثرة زمن معاوية بعد موت الحسن فعظمت البلية بكل بلدة وقطعت الأيدي والأرجل على الظنة ، من ذكر بمحبة والانقطاع إلينا سجن أو نهبت ماله أو هدمت داره ثم لم يزل البلاء يشتد ويزداد إلى زمان عبيد الله بن زياد قاتل الحسين ثم جاء الحجاج

محمد بن حنیفہ کا امام حسین کو کوفہ کا سفر ترک کر دینا کا مشورہ

جعفر صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات امام حسین کا ارادہ تھا کہ صبح آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بھائی اور باپ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہیں آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی نا ہو آپ اپنا ارادہ ترک کر دیں

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین علیہم السلام۔ احسن المقال جلد نمبر ۱ 382

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے معترض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک نہ قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین علیہم السلام۔ احسن المقال جلد نمبر ۱ 382

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے معترض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک نہ قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا

ابو الفرج اصفہانی وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عباس نے امام کا عزم صمیم عراق کی طرف سفر کرنے کا دیکھا تو انہوں نے مکہ میں قیام کرنے اور عراق کا سفر چھوڑ دینے پر بہت تاکید کی اور کچھ اہل کوفہ کی مذمت بھی کی اور کہا کہ اہل کوفہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے باپ کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو زخمی کیا اور مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ سے مکر و فریب کریں گے اور آپ کی مدد سے دستبردار ہو جائیں گے آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے فرمایا یہ ان کے خطوط ہیں جو میرے پاس ہیں اور یہ مسلم کا خط ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ اہل کوفہ میری بیعت پر متفق ہو گئے ہیں۔ ابن عباس کہنے لگے اب اگر آپ کی رائے شریف اس سفر پر مستقر ہے تو اپنی اولاد اور خواتین کو یہیں رہنے دیں اور ساتھ نہ لے جائیں اور اس دن کو یاد کیجئے جب لوگوں نے عثمان کو قتل کیا تھا اور اس کی عورتوں اور گھر والوں نے اس حالت میں دیکھا تو ان کا کیا حال ہوا پس ایسا نہ ہو کہ آپ کو اہل و عیال کے سامنے شہید کر دیں۔ اور وہ آپ کو اس حالت میں دیکھیں حضرت نے ابن عباس کی نصیحت قبول نہ کی اور اپنے اہل بیت کو اپنے ساتھ کربلا لے گئے اور بعض نے ان افراد سے نقل کیا ہے کہ جو کربلا میں آپ کی شہادت کے دن موجود تھے کہ آپ نے خواتین اور اپنی بہنوں کی طرف دیکھا جو حالت جزع و اضطراب میں خیموں سے باہر آ کر شہیدوں کو دیکھتیں اور ان پر جزع و فزع کرتی تھیں اور حضرت کو اس حالت میں مظلومیت میں دیکھ کر گریہ کرتی تھیں تو آپ کو ابن عباس کی بات یاد آئی اور فرمایا۔

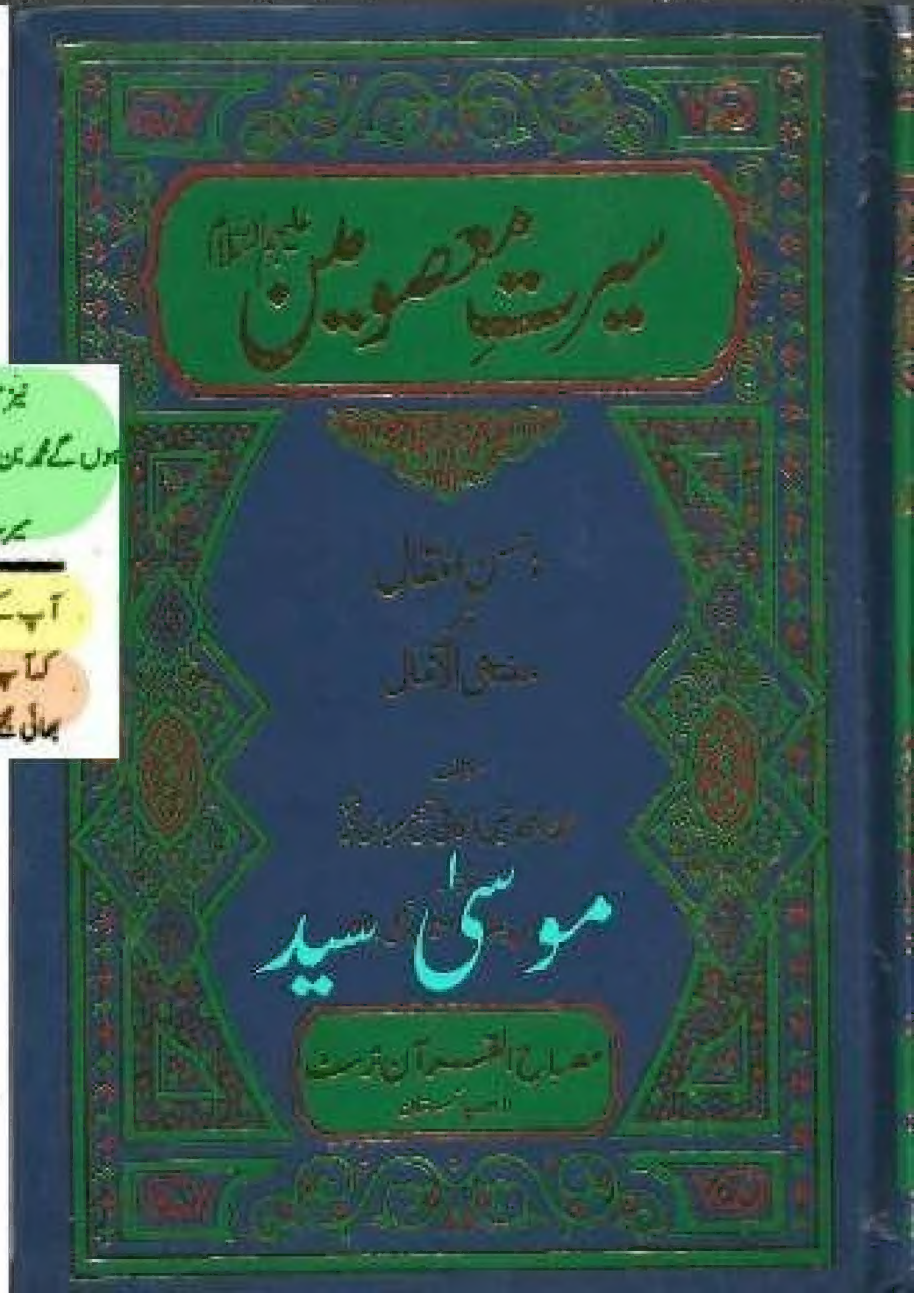

امام حسینؓ کی ہشام اور عبداللہ بن عباس او عبداللہ بن زبیر سے گفتگو

ابن عباس نے کہا آپ ایسے لوگوں کے پاس جارھے ہیں جنھوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی سے دغا بازی کی جبکہ امام حسینؓ نے فرمایا کہ اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے خط لکھ کر مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہے

محمد حنفیہ نے کہا۔ "یہ میرے لیے بہت صدمہ کی بات ہے"۔ اس کے بعد رو کر کہنے لگے۔ "مجھ میں اب تیز و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا"۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ "اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں"۔

امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ "اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟"۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ارادہ ہے"۔ ابن عباس نے کہا۔ "اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہیں جنھوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغا بازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغا بازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے"۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

اگلے روز عبداللہ بن عباس دوبارہ آئے اور عرض کی۔ "آپ سے برائے خدا یہ درخواست ہے کہ اگر حتماً سفر کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو حجاز یا یمن کی طرف چلے جائیں کہ وہاں پر قلعے اور محفوظ درے موجود ہیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام نے

كشف الغمة

في

معرفة الائمة

تأليف

العلامة المحقق

ابي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الاربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٢ هـ

الجزء الثاني

دار الأضواء

بيروت - لبنان

وهو أن الحسين عليه السلام سار حتى صار على مرحلتين من الكوفة ، فرأى انسان يقال له الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من أصحاب ابن زياد شاكين في السلاح ، فقال الحسين عليه السلام : إن الأمير عبيدالله بن زياد قد أمرني أن لا أفارقك أو أقدم بك عليه ، وأنا والله كاره أن يبتليني الله بشيء من أمرك ، غير أني قد أخذت بيعة القوم ، فقال الحسين عليه السلام : إني لم أقدم هذا البلد حتى أتتني كتب أعله ، وقدمت علي رسلهم يطلبوني ، وأنتم من أهل الكوفة ، فان دمتم على بيعتكم وقولكم في كتبكم دخلت مصركم وإلا انصرفت من حيث أتيت ، فقال له الحر : والله ما أعلم هذه الكتب ولا الرسل ، وأنا فما يمكنني الرجوع الى الكوفة في وقتي هذا ، خذ طريقاً غير هذه وارجع فيه حيث شئت ، لاكتب الى ابن زياد أن الحسين عالفني الطريق فلم أقدر عليه ، وأنشدك الله في نفسك .

فسلك الحسين طريقاً آخر غير الجادة راجعاً الى الحجاز ، وسار هو وأصحابه طول ليلتهم ، فلما أصبح الحسين عليه السلام وإذا قد ظهر الحر وجيشه فقال الحسين : ما وراك يا ابن يزيد ؟ فقال : واقاني كتاب ابن زياد يؤنبني في أمرك وقد سير من هو معي وهو عين علي ولا سبيل الى مفارقتك أو أقدم بك عليه ، وطال الكلام بينهما ودخل الحسين عليه السلام وأهله وأصحابه فنزلوا كربلا يوم الاربعاء أو الخميس على ما قيل الثاني من المحرم .

فقال عليه السلام : هذه كربلاء موضع كرب وبلاء هذا مناخ ركابنا ، ومحط رحالنا ومقتل رجالنا ، فنزل القوم وحطوا الأثقال ، ونزل الحر بنفسه وجيشه قبالة الحسين عليه السلام ، ثم كتب إلى عبيدالله بن زياد وأعلمه بنزول الحسين عليه السلام بأرض كربلاء .

فكتب عبيد الله كتاباً الى الحسين عليه السلام يقول فيه : أما بعد فقد بلغني

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

اے علی ! تیری اولاد کو تیرے شیعہ قتل کرینگے

Fatwa # 39

Prophet Muhammad saw said
Oh Ali ! " Shia Will Kill Your Progeny "

Research & Ref
(Rozatul--Kafi Vol # 8 140)

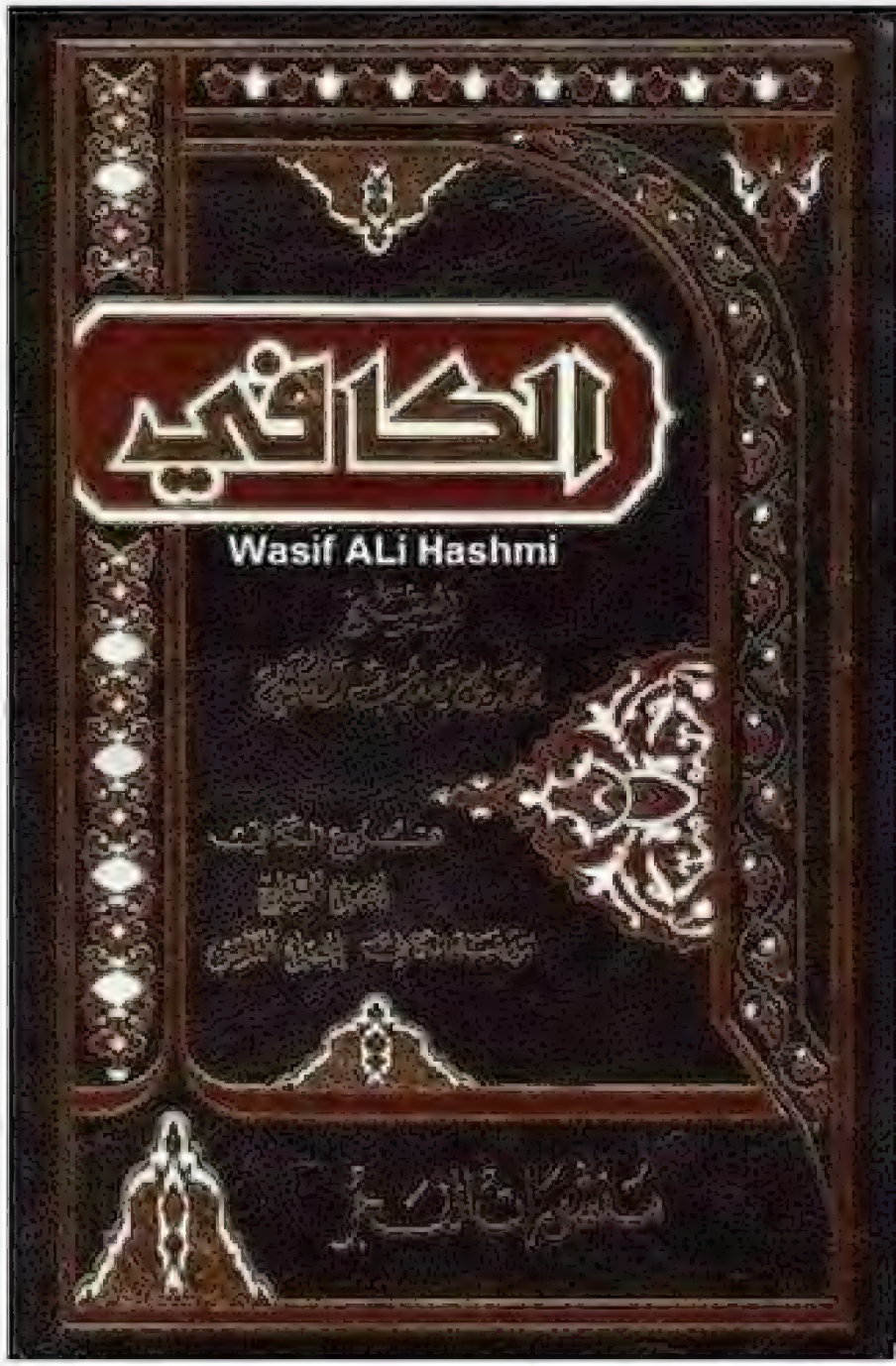

بالْوَلاءِ لَكَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ:

إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ لَشَدِيدٌ لَهَا ... وَكَانَتِ الشُّغْلَ لَهَا حَاضِرَهْ

قَالَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الْكِتَابُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: فَإِنَّ نَبِيلَةَ كَانَتْ أَمَةً لِأُمِّ الزُّبَيْرِ وَلِأَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَوْلَدَهَا فُلَانًا فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ: هَبْ لِي الْجَارِيَةَ وَوَلَدَهَا مِنْ أُمِّنَا وَإِبْنُكَ هَذَا عَبْدٌ نَتَحَمَّلُ عَلَيْهِ بِطُعُونِ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَقَالَ: قَدْ أَجَبْتُكَ عَلَى غُلَّةٍ، عَلَى أَنْ لَا يَتَعَذَّرَ إِبْنُكَ هَذَا فِي تَجْلِيبٍ، وَلَا يَضْرِبَ مَعَنَا بِسَهْمٍ، فَكَتَبَ عَلَيْهِ كِتَاباً وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ، فَهُوَ هَذَا الْكِتَابُ.

٣٧٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رِجَابٍ، عَنْ مُنَبِّهَةَ بْنِ رِجَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝﴾ [الواقعة: ٩٠-٩١] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام: هُمْ شِيعَتُكَ فَسَلَامٌ وَلَكَ مِنْهُمْ أَنْ يَقْتُلُوهُمْ.

٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كُنْتُ أُبَايِعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْبَسْطِ وَالْكُرْهِ، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْإِسْلَامَ وَكُنْتُ، قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ عليه السلام أَنْ يَمْنَعُوا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ مِمَّا يَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ،

مدد سے اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا، لیکن مجھے یقین ہے سوائے میرے بیٹے علی ابن حسین علیہ السلام کے میری اور میرے تمام ساتھیوں کی قتل گاہ کربلا ہے۔

معمر بن مثنی اپنی کتاب (مقتل الحسین علیہ السلام) میں روایت نقل کرتے ہیں۔ جیسے ہی ترویہ[1] کا دن آیا، عمر بن سعد بن ابی عاص اپنے کثیر تعداد لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا، اس کو یزید نے مامور کیا تھا کہ اگر تم انہیں قتل کر سکتے ہو تو قتل کر دینا اور اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرنا۔ لیکن امام حسین علیہ السلام اسی دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس رات کی صبح کو امام حسین علیہ السلام مکہ سے روانگی کا ارادہ رکھتے تھے اسی رات محمد بن حنفیہ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بھائی جان آپ جانتے ہیں کہ کوفیوں نے آپ کے باپ اور بھائی کو فریب دیا۔ مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی کہیں وہی سلوک نہ کریں۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو مکہ ہی میں رہ جائیں، کیونکہ آپ عزیز ترین افراد میں سے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یزید بن معاویہ مجھے ناگہاں حرم خدا میں قتل نہ کرا دے اور میرے قتل کی وجہ سے حرمت بیت اللہ پامال ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا: اگر اس بات کا خوف ہے تو پھر آپ یمن کی طرف ہجرت کر جائیں، کیونکہ وہاں آپ کی قدردانی کرنے والے ہوں گے اور اس طرح آپ تک یزید کی رسائی بھی نہ ہو سکے گی۔ یا آپ کسی صحرا یا جنگل میں چلے جائیں اور وہیں پر رہیں۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہاری اس تجویز پر غور و فکر کروں گا۔

---

1. ۸ ذوالحجہ

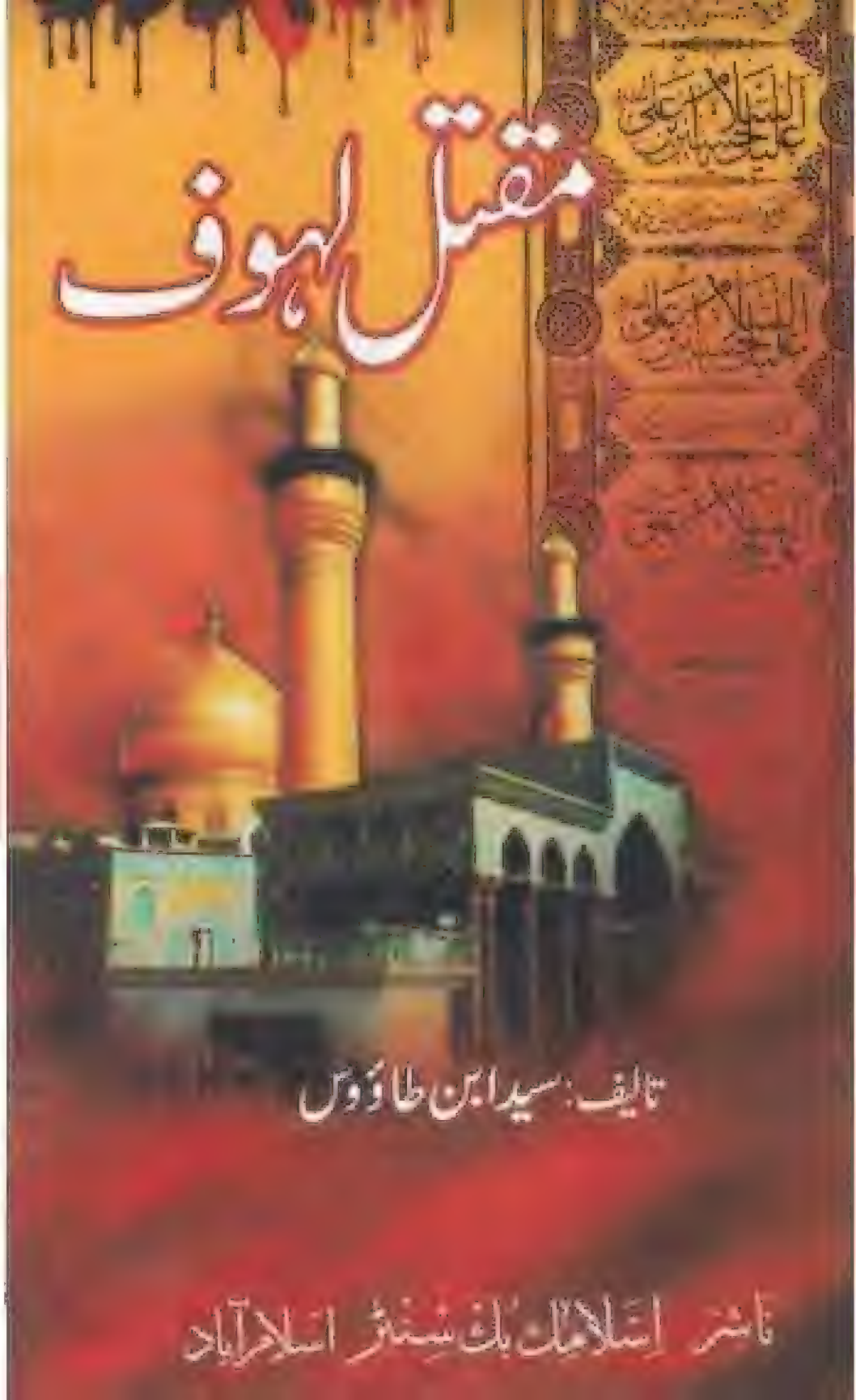

کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے جماعت تمہارے لیے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تاکہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گے اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہم پر آتش جلا دی تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گے حالانکہ انہوں نے تمہارے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا نا ان سے خیر کی امید رکھتے ہو، تم پروائے ہو، جب تلواریں نیاموں میں قلب آرام و سکون میں اور افکار نا پختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نا چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے،

تمہارے لیے ہلاکت و تباہی ہو.

احتجاج طبرسی صفحہ 41

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسین علیہ السلام کا محاصرہ کر لیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تاکہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلا دی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل و انصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پروائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام و سکون میں اور افکار نا پختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک و ناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے کنیز کے غلاموں احزاب میں باقی بچے لوگو، کتاب خدا کو چھوڑ دینے والو، تحریف کرنے والو تم نے کلمات کو معنی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو، امام کی نافرمانی کرنے والو، ان نفسوں نے ان کے لیئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عزاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے، تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

احتجاج طبرسی صفحہ 41

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسین علیہ السلام کا محاصرہ کر لیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد وثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تاکہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلادی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار ومددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل وانصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پر وائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کیطرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی وپیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر ودھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

آگاہ رہو کہ اللہ کی لعنت ان ظالمین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد وپیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے۔

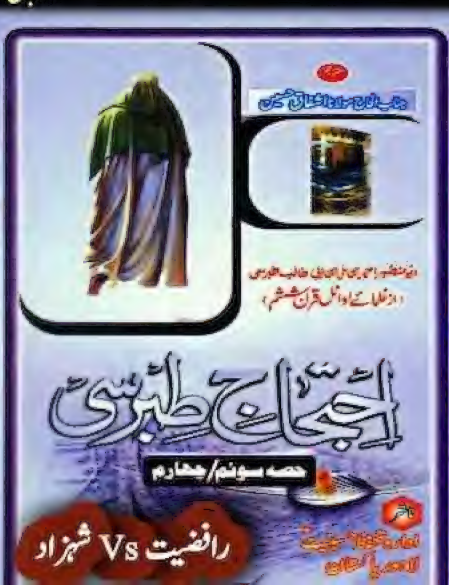

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اہل کوفہ سے حضرت زینب بنت علی ابن طالب رض کا تاریخی خطبہ

تم میرے بھائی کے لیے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیئے، زیادہ روئو کم ہنسو کہ اس کی زلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوئو گے کہ تم نے خاتم الانبیاء کے فرزندار جمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۸

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب کا خطبہ

حذم بن شریک اسدی سے روایت کی ہے

جب حضرت زین العابدین کوفہ رات مصیبت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک، روتی تھیں اور ان کے ساتھ حرم بھی گریہ کناں تھے۔

امام نے پوچھا یہ بہت غمگین و کثرہ لہجہ میں کہا یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت زینب دختر امام علی نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

حذم کہتے ہیں میں نے کبھی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا امام علیہ السلام کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنائے الٰہی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درود کے بعد فرمایا:

اما بعد اے کوفہ کے لوگو، اے دغا باز و مکر باز بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگے کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے کھول کر ڈالا، تم نے آپس میں قسمیں کھا کر اپنے ہاتھوں سے تزویر، خود ستائی و فکر کرتے ہو تم میں دو رخ گھونگھیوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح تملق کرنے والو، کوڑے پر اگے ہوئے پودے کی مانند اور تیز پر نکلی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت برا انتظام کیا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیئے، زیادہ روئو کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوئو گے کہ تم نے خاتم الانبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد
اہل کوفہ سے امام زین العابدین کا دردناک احتجاج کہ تم میری امت سے نہیں ہو

اے لوگو تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یارو مدد گار چھوڑ دیا تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لیے کتنا بڑا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہوا کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عزت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۷۱

احتجاج طبرسی ۷۱

اہل کوفہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کا احتجاج

حذیم ابن شریک نے کہا کہ امام جب خیمہ سے باہر آئے تو لوگوں کو خاموش کر کے کھڑے ہوئے اور حمد خدا کی اس کی تعریف بیان کی اور نبی اکرم پر درود پڑھ کر فرمایا:

اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے جو نہیں پہچانتا وہ جان لے میں امام حسینؑ کا فرزند ہوں، جس امام حسینؑ کو فرات کے کنارہ قتل کر دیا گیا بغیر اس کے کہ کسی خون کے طلبگار ہوں اور قصاص چاہتے ہوں میں اس کا فرزند ہوں ان لوگوں نے جس کی حرمت پائمال کر دی اور اس کے مال کو تاراج کر دیا اور اس کے گھر والوں کو اسیر کر لیا، میں اس کا فرزند ہوں، جس کو گھیر کر قتل کر دیا اور یہی فخر کافی ہے۔

اے لوگو! تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا، اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا؟

تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لئے کتنا برا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو؟

راوی: لوگوں کی صدائے گریہ بلند ہوئی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم ہلاک ہو گئے تم نے نہیں سمجھا اس

سیدہ ام کلثوم ؓ کا خطبہ غدار کوفیوں کے نام و قاتلانِ حسین ؓ کی نقاب کشائی

اے اہل کوفہ تمہارا حال و مال برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب میرے بھائی کو بلایا اور انکی مدد نا کی اور انکو قتل کر کے انکا مال و اسباب لوٹ لیا وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا ہے

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہداؑ بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال و مال برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں، تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا، اور ان کی مدد نا کی اور انہیں قتل کر کے ان کا مال و اسباب لوٹ لیا، وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر بار کیا ہے۔ اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا۔ دختران عترتؑ کو نالاں کیا، اور کنیز زادگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا، تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا، اور تحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے، اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ شہدا میں چند اشعار انشاد فرمائے جس کے سنتے سے اہل کوفہ نے خروش و واویلا و احسرتا بلند کیا۔ تعلغل و نالہ و زاری و گریہ سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہنچا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سروں پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور واویلا و شیون کرتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا، کہ دیدہ روزگار نے کبھی دیکھا تھا۔

خطبہ حضرت امام زین العابدینؑ بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے، اور حضرت رسولؐ کا اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس، جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علی ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و قصور کنارۂ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا سر تن سے جدا کیا گیا، اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خط لکھے اور ان کو فریب دیا، اور ان سے عہد و پیمان کیا، اور ان سے بیعت کی، آخر کار ان سے جنگ کی، اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا، اور میری ہتک حرمت کی کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو حق خدا اور رسول و اہل بیت یاد رکھے کیونکہ مجھے تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام تمام ہوئے قسر یاد کی راہ

واقعہ کربلا اور امام زین العابدین کا کوفہ میں خطبہ

اے لوگو: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں زرا سوچو کیا تم نے میرے پدر بزرگوار خط لکھے اور پھر تم نے ہی انکو دھوکا دیا تم نے ہی ان سے عہد و پیماں کیے اور انکی بیعت کی اور پھر انکو شہید کیا تمہارا برا ہو کہ تم نے آپنے لیے ہلاکت کا سامان جمع کر لیا

Digitized by Noor Foundation

کہ آپ امام حسینؑ کا لٹا ہوا قافلہ لیے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے، وہاں کے لوگوں نے آہ و زاری اور کمال رنج و غم سے آپ کا استقبال کیا۔ ۱۵ شبانہ روز نوحہ و ماتم ہوتا رہا۔ (تفصیلی واقعات کے لیے کتب مقاتل و سیر مطالعہ کی جائیں۔

اس عظیم واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ زینب کے بال اس طرح سفید ہو گئے تھے کہ جاننے والے انھیں پہچان نہ سکے۔ (اسی التعصص ص۲۰۰ طبع نجف) رباب نے سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا۔ امام زین العابدینؑ تا حیات گریہ فرماتے رہے۔ (جلاء العیون ص۲۵۰) اہل مدینہ یزید کی بیعت سے علیحدہ ہو کر باغی ہو گئے بالآخر واقعہ حرہ کی نوبت آگئی۔

واقعہ کربلا اور حضرت امام زین العابدینؑ کے خطبات

معرکۂ کربلا کی تمام تفصیلات تاریخ اسلام ہی میں نہیں تاریخ عالم کا انمول سرمایہ ہے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اقل سے اخر تک اس ہوش ربا اور روح فرسا واقعہ میں اپنے باپ کے ساتھ رہے اور باپ کی شہادت کے بعد خود اس المیہ کے ہیرو بنے اور پھر جب تک زندہ رہے اس سانحہ کا ماتم کرتے رہے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ کا یہ اندوہناک حادثہ جس میں بنی ہاشم اور بہتر اصحاب و انصار کام آئے۔ حضرت امام زین العابدین کو مدت العمر گھلاتا رہا اور مرتے دم تک اس کی یاد فراموش نہ ہوئی اور کس کا صدمہ جانکاہ دور نہ ہوا، آپ یوں تو اس واقعہ کے بعد آٹھ یا چالیس سال زندہ رہے۔ مگر لطف زندگی سے محروم رہے اور کسی نے آپ کو بشاش اور فرحناک نہ دیکھا، اس جانکاہ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں آپ نے جہاں جہاں خطبات ارشاد فرمائے ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

کوفہ میں آپ کا خطبہ

کتاب لہوف ص۱۰۰ میں ہے کہ کوفہ پہنچنے کے بعد امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، سب خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا۔ ان پر صلوٰۃ بھیجی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے۔ جو نہیں پہچانتا اُسے میں بتاتا ہوں۔ میں علی بن الحسینؑ بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیئے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو ساحل فرات پر ذبح کر دیا گیا، اور بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا اور (شہادت حسینؑ) ہمارے فخر کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں خدا سوچو تم نے ہی میرے پدر بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمہارا برا ہو کہ تم نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا۔ تمہاری رائیں کس قدر بری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسول اللہ صلعم کو دیکھو گے۔ جب رسول اللہ صلعم

Digitized by Noor Foundation

چودہ ستارے

(۱۴)

(مع اضافہ) موسیٰ سید

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مقابل جوبلی انڈون موچی دروازہ

لاہور

جب کوفہ کی عورتیں اور مرد گریبان چاک اور گریہ کر رہے تھے تب کوفیوں کو متوجہ کر کے

حضرت زینب بنت علی ابن طالب رض کا تاریخی خطبہ پیش خدمت ہے

اے کوفہ کے لوگو اے دغا باز و دھوکہ بازو بے غیرت تمہارے اشک خوشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہو تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم نے قسمتوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا خود ستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمن کہ طرح سخن چینی کرنے والو کوڑے پراگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی گی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے تم نے اپنے لیے بہت بڑا تحفہ بھیجا ہے

خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۸

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا خطبہ

عذیم بن شریک اسدی سے روایت کی گئی ہے:

جب حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کو مخدرات عصمت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک رو رہی تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی گریہ کناں تھے۔

امام رضی اللہ عنہ نے بہت نحیف و کمزور لہجہ میں کہا: یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت زینب دختر امام علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

عذیم کہتے ہیں میں نے کسی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا وہ امام علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنائے الٰہی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام اور درود کے بعد فرمایا:

اما بعد! اے کوفہ کے لوگو اے دغا باز و دھوکہ باز و بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم نے قسمتوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا، خود ستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح سخن چینی کرنے والو کوڑے پراگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت بڑا تحفہ بھیجا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہئے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس تک دعا کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا، صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا خطبہ

اما بعد اے اہل کوفہ اے دھوکے باز بے وفا و خودخواہ لوگو ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے زریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم وفہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اوراس کی حکمت کے حافظ ہیں

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ٦٥

احتجاج طبرسی ٦٥

اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا احتجاج

زید ابن موسیٰ ابن جعفر نے اپنے آباء واجداد سے نقل کیا ہے جناب فاطمہ صغریٰ نے کربلا کی واپسی پر شہر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام مہو وتعریف اللہ کیلئے ہے اور میں تمام رسولوں، سفیروں اور عرش سے تحت الثری کے تمام مخلوق سے بعد اللہ کی حمد کرتی ہوں، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں اور ان کی اولاد کو فرات کے کنارہ ذبح کر دیا گیا بغیر اس کے کہ انھوں نے کسی کو قتل کیا ہو کہ وہ اس کا قصاص چاہتے ہوں۔

اے خدا! تجھ پر بہتان باندھنے سے اور تیرے رسول پر نازل کی ہوئی باتوں کے خلاف بولنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے رسول نے اپنے وصی علی ابن ابیطالب کیلئے عہد و پیمان لیا لیکن لوگوں نے ان کے حق کو غصب کرلیا اور انھیں بے گناہ قتل کر دیا پھر ان کے بیٹے کو کل وہی خدا کے گھروں میں سے ایک گھر میں شہید کر دیا، یہ ہمارا مسلمانوں کا ایک گروہ نہیں ہیں ہم جب تک وہ حضرت زندہ تھے ان کو پانی نہیں دیا اور وقت موت بھی انھوں نے ان کی پیاس نہیں بجھائی یہاں تک کہ تو نے ان کو اپنی بارگاہ میں بلا لیا ہم وہ بہترین عادت، پاکیزہ سرشت معروف مشہور خدا قتل اور زخمن و کرکر دار کے مالک تھے، کبھی ملامت کرنے والے کی ملاقات میں نہ گرفتار ہوئے اور نہ اس سے ڈرے۔

اے میرے رب! تو نے بچپن سے ان کو راہ اسلام دکھائی اور بزرگی میں ان کو سنا قب سے نوازا اور ہمیشہ تیرے ساتھ رسول کے لئے سچے قلب کے ساتھ رہے یہاں تک تو نے اپنے جوار میں انھیں بلا لیا دنیا سے بے رغبت اور تقاضا اس کے حریص نہ تھے بلکہ تیری رضا کی خاطر آخرت کی جانب راغب تھے اس نے تیری راہ میں زحمت برداشت کی تو نے ان کو سیدھی راہ کی طرف خود ہدایت کر کے اور سیدھا مستقیم راستہ عنایت کیا۔

اما بعد: اے اہل کوفہ، اے دھوکہ باز بے وفا و خودخواہ لوگو! ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہمارا آزمائش تمہارے زریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا، ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم وفہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں ہم ہی زمین

احتجاج طبرسی ٦٦

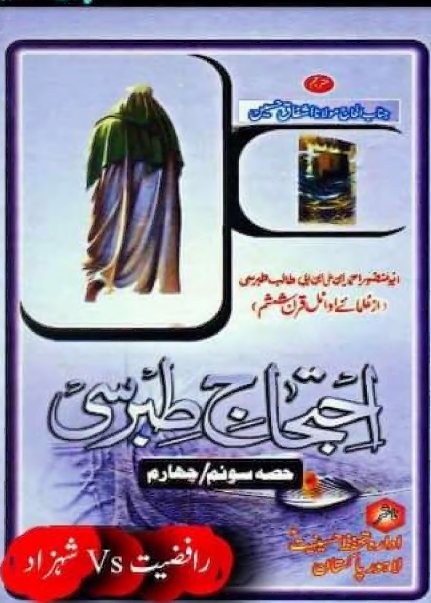

سیدہ زینبؓ کا خطبہ کوفی غداروں کے نام اور قاتلان حسینؓ کی نقاب کشائی

اے اہل کوفہ اہل مکر و غدر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے حالانکہ تم نے خود ہم کو قتل کیا ابھی تمہارے ظلم سے ہمارا رونا موقوف نہیں ہوا سچ ہے واللہ لازم ہے تم خوب گریہ کرو اور کم خندہ کرو تم نے عیب و عار ابدی خود خریدا ہے

اس کا افشا نہ کرو اور اس قصد سے باز رہا۔

نزول اہل بیت بکوفہ و کلام فصاحت انضمام حضرت زینبؑ سید ابن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اہل بیت رسالت قریب کوفہ پہنچے بچیائے کوفہ تماشا دیکھنے آئے۔ ایک عورت نے پوچھا تم کن اسیروں سے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم اسیران آل محمدؐ ہیں۔ جب اس عورت نے ان کو پہچانا بہت جلد کوٹھے سے نیچے اتری۔ اور جو کچھ اس کے گھر میں چادر و مقنعہ تھے وہ ان کے لئے لے گئی اور اپنے ہاتھ سے انہیں اوڑھائیں جب اہل حرم کوفہ میں داخل ہوئے۔ اہل کوفہ نے حضرت امام زین العابدینؑ کو دیکھا کہ بہت رنجور و نحیف ہیں۔ اور دست مبارک پس گردن بندھے ہیں۔ اور مخدرات عصمت کو شتران برہنہ پر سوار کیا ہے۔ یہ حال دیکھ کے صدائے گریہ و نوحہ بلند کی۔ حضرتؑ نے بآواز ضعیف فرمایا۔ تم ہم پر گریہ و نوح کرتے ہو لیکن یہ بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا ہے۔ بشیر بن جذلم اسدی کہتا ہے کہ اس وقت حضرت زینبؑ دختر امیر المؤمنینؑ نے اشارتاً کہا خاموش رہو اس حالت اضطراب و شدت میں اس طرح کلام کرتی تھی۔ گویا امیر المؤمنینؑ کلام فرماتے ہیں۔ پس بعد ادائے حمد الٰہی و درود سید مختار و اہل بیت اخیار و عترت اطہار فرمایا۔ اما بعد اے اہل کوفہ اے اہل مکر و غدر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے ہو۔ اور خود تم نے ہم کو قتل کیا ہے ابھی تمہارے ظلم سے ہمارا رونا موقوف نہیں ہوا۔ اور تمہارے ستم سے ہمارا فریاد و نالہ ساکن نہیں ہوا۔ اور تمہاری مثل اس عورت کی ہے۔ جو اپنی رسی کو مضبوط بنتی اور کھول ڈالتی تھی۔ تم نے بھی اپنی رسن ایمان کو توڑا۔ اور اپنے کفر کی طرف پھر گئے۔ تمہیں تمہارا دعویٰ مگر سراسر بے اصل اور ایک فن باطل اور مانند خوشامد کنیزاں و عیب جوئی دشمناں اور مثل تمہاری ایسی ہے جیسے گھاس گھورے پر اوگی ہو قبر سیاہ تیرہ و تار پر آرائش نقرہ کار کی گئی ہو۔ تم نے اپنے لئے آخرت میں توشہ و ذخیرہ بہت خراب بھیجا۔ اور اپنے کو ابد الآباد سزا و جہنم کیا تم ہم پر گریہ و نالہ کرتے ہو۔ حالانکہ خود تم ہی نے ہم کو قتل کیا ہے۔ سچ ہے واللہ لازم ہے۔ کہ تم بہت گریہ کرو۔ اور کم خندہ کرو۔ تم نے عیب و عار ابدی خود خرید کیا۔ اس عار کا دھبہ کسی پانی سے تمہارے جامے سے زائل نہ ہوگا۔ جگر گوشہ ختم پیغمبران و سید جوانان بہشت کے قتل کرنے کا کس چیز سے تدارک کر سکتے ہو۔ تم نے اس شخص کو قتل کیا۔ جو تمہارے پیشواؤں کا جائے پناہ اور تمہاری حجتوں کا روشن کرنے والا تھا اور ہر مصیبت و بلا میں اس سے پناہ چاہتے تھے۔ دین و شریعت کو اس سے اخذ کیا۔ تم پر لعنت خدا ہو۔ تم نے وہ گناہ کیا۔ جس سے رحمت خدا سے ناامید ہو گئے۔ اور گناہگار دنیا و آخرت ہو کے مستحق غضب الٰہی ہوئے۔ اور اپنے لئے ذلت و خسران مول لیا۔ تمہارے یہ ہاتھ قطع کئے جائیں اے اہل کوفہ تم پر وائے ہو تم نے کن جگر گوشہ ہائے رسول کو قتل کیا۔ اور کن پردگیان اہل بیت رسول کو بے پردہ کیا۔ کس قدر فرزندان رسول

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

امام زین العابدین کا خطبہ غدار کوفیوں کے نام قاتلانِ حسین کی نقاب کشائی

میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو تم نے میرے پدر بزرگوار کو خطوط لکھے اور انکو فریب دیا ان سے عہد و پیمان کیا ان سے بیعت کی آخر کار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا پس لعنت ہو تم پر تم نے آپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہدا بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل برا ہوا اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار کیا ہے۔ اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ سید الشہداء میں چند اشعار انشاء فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش واویلا و احسرتا بلند کیا۔ غلغلہ و نالہ و زاری و گریہ و سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہنچتا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سروں پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور واویلا و اثبورا کہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی نہ دیکھا تھا۔

خطبہ حضرت امام زین العابدین بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ و اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علی ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و قصور کنارہ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا راہ خدا میں سر کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہل بیتؑ یاد رکھے کیونکہ مجھے تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا جب نے فریاد کی یا بن

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

کثرت خطوط اہل کوفہ حسینؑ

یہ خط عبداللہ بن مسمع ہمانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ بخدمت امام روانہ کیا۔ اور اصرار کیا۔ کہ یہ خط بہت جلد خدمت امام میں پہونچا دینا پس یہ دونوں قاصد دسویں ماہ مبارک رمضان کو داخل مکہ ہوئے۔ اور نامہ اہل کوفہ خدمت امام حسینؑ میں پہونچا دیا۔ ان دونوں قاصدوں کی روانگی کے بعد دو روز پھر اہل کوفہ نے قیس بن مسہر و عبداللہ بن شداد و عمارہ بن عبداللہ کو کہ ڈیڑھ سو خطوط جو اہل کوفہ نے لکھے تھے دیگر بخدمت امام حسینؑ روانہ کیا۔ اور پھر دو روز کے بعد تین چار بلکہ زیادہ لوگوں نے ایک خط لکھا۔ اور بہمدست ہانی بن ہانی سبیعی و سعید بن عبداللہ حنفی بخدمت آنحضرت روانہ کیا۔ اور خط میں لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ عریضہ شیعوں اور فرمانبرداروں و مخلصوں کی طرف سے خدمت امام حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہے۔ امابعد بہت جلد آپ اپنے دوستوں اور ہواخواہوں پاس تشریف لائیے کہ جمیع مردان ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپ کے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں۔ البتہ بتعجیل تمام ہم مشتاقوں پاس تشریف لائیے والسلام۔ اہل کوفہ میں شبیث بن ربعی و حجار بن ابجر و

یزید بن حارث و روبہ بن قیس و عمرو بن حجاج و محمد بن عمیر نے دوسرا اس مضمون کا عریضہ لکھا۔ بعد حمد و نعت گذارش ہے کہ تمام صحرا سبز اور میرے تیار ہیں مگر آپ یہاں تشریف لائیں تو آپ کے لئے یہاں لشکر مہیا و حاضر ہے اور ہم شب و روز آپ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ ہر چند ہر طرح کے خطوط خدمت آنحضرت میں پہونچتے تھے۔ مگر حضرت ٹال دیتے تھے اور جواب ان کا نہ لکھتے تھے۔ یہاں تک کہ چھ سو خطوط ان مکاروں غداروں کے امام حسینؑ پاس پہونچے۔ اور جب مبالغہ و اصرار حد سے گذرا۔ اور متعدد قاصد حضرت پاس جمع ہو گئے اور بارہ ہزار خطوط کوفہ سے آ گئے حضرت نے ان کے آخری خط کا جواب لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف شیعوں مومنوں مسلمانوں اہل کوفہ کی طرف ہے۔ امام بعد بہت سے قاصدوں اور خطوط آنے کے بعد جو تم نے خط ہانی و سعید کے ہاتھ مجھے بھیجا مجھے پہونچا۔ سب تمہارے خطوط میرے پاس پہونچے اور سب کے مضامین سے مطلع ہوا۔ تم نے سب خطوط میں میرے پاس لکھا ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں بہت جلد آپ ہمارے پاس تشریف لائیے۔ خدا آپ کی برکت سے ہم کو حق ہدایت کرے۔ واضح ہو کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر و پسر عم و محل اعتماد مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں۔ اگر مسلم مجھے لکھیں جو کچھ تم نے مجھے خطوط میں لکھا ہے۔ مشورہ عقلاء و دانایان و اشراف و بزرگان قوم لکھا ہے۔ اس وقت میں بہت جلد انشاء اللہ تمہارے پاس چلا آؤں گا۔ میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں۔ کہ امام وہی ہے جو درمیان مردم بکتاب خدا حکم اور بعدالت قیام کرے اور قدم جادہ شریعت مقدسہ سے باہر نہ رکھے اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے۔ والسلام حسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام۔